ایمان کی بُنیاد

سید محمد عاقل ہمدانی قادری

ایمان کی بنیاد
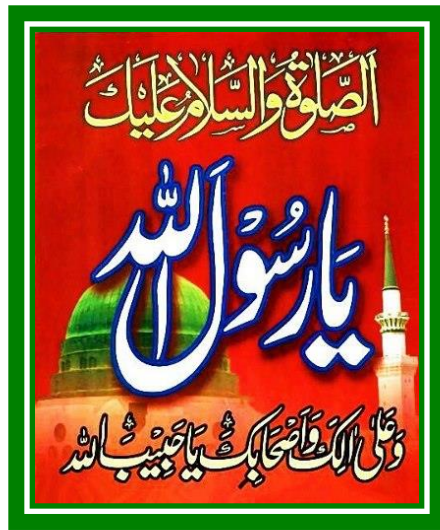
ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اُن حضرات کے نام منسوب کرتا ہوں جو صرف نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کی عظمت و شان بیان کرنے میں فرحت محسوس کرتے ہیں اور تعظیم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کٹ مرنا جانتے ہیں اور اُن لوگوں کے نام جو اپنی بدعقیدگی چھوڑ کر دامن مصطفےٰ ﷺ میں پناہ لینا چاہتے ہیں۔
دُعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں محبتِ رسول علیہ الصلوٰۃوالسلام میں زندہ رکھے اور اسی میں موت عطافرمائے۔آمین
یا رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وسلم۔

مدینے کا بھکاری
ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

کلام

حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں
میڈا قلب وی توں جند جان وی توں
میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر
مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکواتاں
صوم صلوٰۃ اذان وی توں
علم وی توں عرفان وی توں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُاللّٰہِ ربِّ الۡعَالَمِیۡن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡن،شَفِیۡعَ الۡمُذۡ نَبِیۡن، رِحۡمَۃِ اللعَالَمِین مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

آج امت مسلمہ مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے ہر فرقہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی حق پر ہے باقی سب سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اس میں کہاں تک صداقت ہے یہ آگے چل کر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے پر کونسی جماعت ہے جس پر چل کر ہم اپنی دنیاوآخرت سنوار سکیں۔

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایمان کی بنیاد کیا ہے ؟ جب یہ پتہ لگ جائے گا کہ ایمان کی بنیاد کیا ہے تو سیدھا راستہ خود بخود متعین ہو جائے گا۔ ایمان کی بنیاد محمد رسول اللہ ہے کیونکہ آپ

زندگی کی پہلی سانس سے لے کر آخری سانس تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے رہیے مگر آپ مسلمان جبھی ہو سکتے ہیں جب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کہیں گے اگر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه سے انکاری ہوں گے تو پھر مومن کیسے ہو سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد ذات محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

دیکھئے کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور شرط یہ رکھے کہ میں صرف اللہ کی وحدانیت کی گواہی دے کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتا ہوں مگر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه نہیں کہوں گا۔ کیا ایسا شخص مسلمان کہلائے گا ہرگز نہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایمان کی بنیاد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه ہے۔

ایک نقطہ آگیا وہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قیامت تک کے لئے ہے کہ جب بھی کسی کو مسلمان ہونا ہوگا یہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگا کیونکہ جب تک یہ گواہی نہیں دے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں تو مسلمان نہیں ہو سکتا۔

دیکھئے یہ کلمہ ہمیں بتارہاہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ زندہ ہیں کیونکہ "ہیں" کا لفظ زندہ کے لئے استعمال ہوتا ہے جو گزر جائے اُس کے لئے لفظ "ہے یا ہیں" نہیں بولتے بلکہ لفظ "تھا یا تھے" کا استعمال کرتے ہیں جیسے اورنگ زیب عالمگیر برصغیر پاک و ہند کا عظیم بادشاہ تھا۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ اورنگ زیب عالمگیر برصغیر پاک و ہند کا بادشاہ ہے تو وہ پاگل ہی کہلائے گا۔ لہٰذا جب ہم کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا نبی زندہ ہے، حیات ہے تو اب ذرا اسلام کا دعویٰ کرنے والوں فرقوں کو دیکھئے کہ حیات النبی ﷺ پر کس جماعت کا عقیدہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے وہی اہل حق جماعت ہے۔ اور یہ فرقہ اہلسنت و جماعت ہے جس کو لوگ بریلوی حضرات کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

دوسرا نقطہ یہ ملاحظہ کیجئے کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک اور حضور ﷺ کا اسم مبارک ساتھ ساتھ ہے کہ دونوں ناموں کے درمیان کوئی اور لفظ موجو نہیں کیونکہ اللہ رب العزت جل جلالہ یہ چاہتا ہی نہیں کہ اُس کے اور اُس کے محبوب کے درمیان کوئی لفظ آئے۔ لہٰذا پروردگار عالم نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کے نام کو ساتھ ملایا کہ جہاں جہاں اُس خالقِ کائنات کا ذکر ہوگا وہاں وہاں اُس کے محبوب کا ذکر ساتھ ہوگا تو پتہ چلا کہ اللہ اور رسول کو ملانا ایمان کی جان ہے اور رسول کو اللہ سے جُدا کرنا بے دینی و گمراہی ہے۔ اللہ عزوجل قران مجید مین ارشاد فرماتا ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

(پ5، النسآء، آیت 80)

ترجمہ کنزالایمان:۔ جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ ایک بار سرکار (ﷺ) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے رب کی اطاعت کی۔ اس پر کچھ گستاخ منافقوں نے کہا کہ حضور یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو رب مان لیں اُن کی تردید اور حضور (ﷺ) کی تائید کے لئے یہ آیۃ کریمہ اُتری۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کی اطاعت بہر حال لازم ہے قول میں، فعل میں، خصوصیات میں ہر طرح آپ (ﷺ) کا فرمان واجب العمل ہے۔ اگر کسی کو کوئی ایسا حکم دیں جو بظاہر حکم قرآن کے خلاف ہو تو اُس پر اطاعت لازم۔ اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔۔۔۔۔ اکیلے خزیمہ انصاری کی گواہی دو کی طرح بنا دی۔ حضرت علی (رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) کے لئے فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی موجود گی میں دوسرا انکاح حرام فرما دیا۔ حضرت سراقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو سونے کے کنگن پہنا دیئے۔

(تفسیر نورالعرفان،142)

محقق علی اطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ پروردگارِ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا آپ (ﷺ) جانتے ہیں کہ کس چیز سے آپ کا ذکر بلند کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو کہا کہ اس سے کہ اِذَا ذُکِرَت ذُکِرْتُ مَعِیَ اور اپنے ذکر کے ساتھ تمہارے ذکر میں پورا ایمان رکھا ہے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اور تمہارے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا اور تمہاری اطاعت میں میری اطاعت۔ جس کسی نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا اور جس کسی نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہُ اور آپ کی پیروی کو اپنی محبت سے مستلزم کر دیا۔ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِببکُمُ اللہُ۔

(مدارج النبوت، جلد 2 صفحہ 112)

معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ حدیث میں ہے :۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ۔

(بخاری شریف جلد 1 سفحہ نمبر 112، حدیث نمبر 13)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

(صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 112، حدیث 14)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب تک حضور ﷺ سے سب سے زیادہ محبت نہ ہوگی مومن نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان کی بنیاد ہی حضور ﷺ سے محبت ہے جب محبت ہوگی تو حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر دل میں بڑھ جائے پھر کسی ایسی بات کا خیال بھی دل میں نہیں آئے گا جس سے محبت مجروح ہو۔ اگر کوئی شخص اپنے محبوب میں عیب تلاش کرے یا اُس کی شان دوسروں کی نظروں میں گرائے تو کیا یہ اُس کی محبت ہوگی یا گستاخی۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کو اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اپنے مال و زر سے اور سب سے زیادہ اپنے جان سے محبت ہوتی ہے تو فرما دیا کہ مومن ہونے کے لئے تمہیں اپنے نبی ﷺ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہونی

چاہیے۔ ایک حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔

عَبۡدُاللہ بن ہِشَامٍ قَالَ اَکُنَّا مَعَ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَھُوَاٰخِذٌبِیَدِ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّاب قَالَ لَہٗ عُمَرُ ! یَارَسُوۡلَ اللہِ لَاَنۡتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ اِلَّا مِنۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبُّ اِلَیۡكَ مِنۡ نَفۡسِكَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ فَاِنَّكَ الۡاٰنَ وَاللہِ لَاَنۡتَ اَحَبُّ اَلَیَّ مِنۡ نَفۡسِیۡ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الۡاٰنَ یَاعُمَرُ۔

(صحیح بخاری،، جلد 3 صفحہ 598، حدیث 1541)

(ترجمہ) عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ خُدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر ! بات اب بنی ہے (یعنی اب تم مومن بھی ہوگئے)۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوگیا کہ محبتِ رسول ﷺ کے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں کہ جس راستے پر چل پڑیں اُس راستے سے شیطان اپنا راستہ بدل لیتا ہے وہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی نیکیاں روایت کے مطابق آسمان کے تاروں کے برابر یا زیادہ ہیں اُنہوں نے فقط

اتنا ہی تو کہا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ سب سے زیادہ محبوب ہیں تو تاجدار عالم باعثِ تخلیق کائنات مخبر صادق حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے فرمایا اے عمر! جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم کامل ایمان والے نہیں ہو سکتے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اقرار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ اب آپ (ﷺ) مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب تر ہیں تو آقائے کائنات ﷺ نے فرمایا اے عمر! ہاں اب تم مومن بھی ہوگئے ہو۔ تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ محبت، رسول ﷺ ایمان کی بنیاد ہے۔ محبت، رسول ﷺ ہی ایمان کی بنیاد ہے حدیث ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَه، ! قَالَ ! اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(صحیح بخاری، جلد 3 صفحہ 432، حدیث 1103)

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

یہ حدیث مبارکہ محبت رسول ﷺ پر دال ہے کہ کتنی خوش نصیبی ہے اُس شخص کی جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرمائیں کہ اے میرے صحابی تجھے مجھ سے

محبت ہے تو یاد رکھ کہ قیامت میں تو میرے ساتھ ہوگا باوجودیکہ صحابی اقرار کرتا ہے کہ میرے پاس نہ نماز کی کثرت ہے نہ روزہ کی کثرت اور نہ ہی صدقہ کی کثرت، ہاں اگر میرے پاس ہے تو اے اللہ عزوجل کہ حبیب ﷺ آپ ہی کی محبت میرے دل میں بسی ہوئی ہے تو معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حضور ﷺ کی محبت ہے اور احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ جو جس سے محبت کرے گا وہ اُسی کے ساتھ ہوگا۔ اگر ہماری محبت حضور ﷺ کے ساتھ ہے تو انشاء اللہ ہمارا بیڑا پار ہوگا۔

چند احادیث ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ اَحَبَّ۔

(صحیح بخاری، جلد 3 صفحہ 432، حدیث 1100)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ایک اور حدیث ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقُ بِہِمْ قَالَ! اَلْمَرْءُ مَعَ اَحَبَّ تَابَعَہٗ۔

(ب صحیح بخاری، جلد 3 صفحہ 432، حدیث 1102)

(ترجمہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ نے ایک قاعدہ کلیہ بیان کر دیا کہ جو جس سے محبت رکھے گا وہ اُسی کے ساتھ ہوگا اگر ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت رکھنے والی جماعت

سے محبت رکھیں گے تو ہمارا حشر اُسی جماعت میں ہو گا اور اگر رشتہ اُس جماعت سے جوڑا جو ذرا ذرا سی بات میں شان رسالت میں عیب جوئی تلاش کرتے ہیں تو پھر حشر بھی ان کے ساتھ ہو گا۔ لہٰذا رشتہ جوڑنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیے کہ غلطی سے ہمارا رشتہ گستاخ جماعت سے وابستہ تو نہیں ہے اگر ہے تو الگ ہو جائے کیونکہ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ یہاں پر ہم مختصراً گستاخ رسول جماعت کا عقیدہ نقل کفر کفر نباشد پیش کریں گے اور ساتھ میں عقائد اہلسنت حنفی بریلوی عقائد بھی درج کریں گے جس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ محبت والی جماعت کونسی ہے؟ گستاخ کونسی؟۔

عقیدہ وہابیہ:۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مُراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے"۔

(حفظ الایمان، صفحہ 13، مطبوعہ ملتان☆مطبوعہ دیوبند، صفحہ 15☆مطبوعہ کراچی، صفحہ 13)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا علم تمام کائنات سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شانِ نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

(مقالات کاظمی، جلد 2 صفحہ 288)

عقیدہ وہابیہ:۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے۔

"شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 55 مطبوعہ کراچی☆مطبوعہ سہارنپور صفحہ 51)

اور مزید لکھتا ہے کہ:۔

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کوخلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 55 مطبوعہ کراچی☆مطبوعہ سہارنپور صفحہ 51)

دیوبندی مکتبہ فکر کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے۔

"اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ 217☆مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، صفحہ 244☆مکتبہ رحمانیہ لاہور، صفحہ 245☆تالیفات رشیدیہ، صفحہ 104)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

ہم آقائے دوجہاں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو عالم غیب مانتے ہیں مگر اس طرح کہ ان کے جس قدر علوم ہیں وہ سب خُدا ہی کے دیئے ہوئے ہیں جس کا علم نہ تو ابوبکر (رضی

اللہ تعالیٰ عنہ) کو ہے نہ جبریل علیہ السلام کو۔ بلکہ دینے والا خُدا جانتا ہے یا لینے والے مصطفےٰ (ﷺ) اُمتیوں میں کوئی بھی ان کے وسعت علم کو نہیں گھیر سکتا۔

(عقائد اہلسنت، صفحہ 13)

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور ﷺ کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہِ رسالت کی سخت توہین ہے۔ اہلسنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے۔

اسی طرح حضور ﷺ کے علم کو نصوصِ قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراءِ عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ ﷺ کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ ﷺ کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہلسنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور ﷺ کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور (ﷺ) کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

(مقالاتِ کاظمی، جلد 2 صفحہ 287)

روایت کے متعلق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ پر یہ کذب و افتراء ہے حالانکہ اس روایت کے متعلق شیخ مدارج النبوت میں تصریح کر چکے ہیں کہ اس روایت کی کچھ بھی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں تو پھر یہ روایت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے سر مونڈھنا انصاف و دیانت کا خون ہے۔ حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علم غیب پر کتنا ہے ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ تمام شیونات الٰہی، احکام، صفات حق تمام اسماء و افعال اور آثار اور جملہ علوم ظاہر و باطن اوّل و آخر جانتے ہیں اور اِن پر محیط ہیں۔

(مدارج النبوت، جلد 1 صفحہ 2)

عقیدہ وہابیہ:۔

مولوی اسماعیل دھلوی قتیل دل چیرنے والی رسوائے زمانہ عبارت نقل کفر کفر نباشد ملاحظہ کیجئے۔ جو کہ دیو بندی، اہلحدیث، مودودی، جماعت کے امام ہیں اور امام الوہابیہ کہلاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے"۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ 118، مطبوعہ لاہور☆مطبوعہ دار الکتاب دیوبند، صفحہ 148☆مطبوعہ اسلامی اکیڈمی لاہور، صفحہ 169☆مطبوعہ الرشید دیوبند، صفحہ 118)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

عقیدہ اہلسنت امام غزالی علیہ الرحمۃ کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔

"اور التحیات کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود کو دل میں حاضر کرو اور کہو السّلام علیك ایّھا النّبیّ و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کے حضور پہنچے گا اور تم کو اس کا جواب تمہارے سلام کی نسبت کامل تر عطا فرمائیں گے"۔

(احیاء العلوم مترجم، جلد 1 صفحہ 376)

غزالی زمان رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ ﷺ کا خیال مبارک تکمیلِ نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور ﷺ کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصدِ عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہء عظمیٰ ہے اور حضور ﷺ کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم ﷺ کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں"۔

(مقالاتِ کاظمی، جلد 2 صفحہ 289)

عقیدہ وہابیہ:۔

مکتبہ دیو بند کے قاسم الخیرات مولوی محمد قاسم نانوتوی (نام نہاد بانی مدرسہ دیوبند) لکھتا ہے۔

"اوّل معنئے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم

یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

(تحذیر الناس، صفحہ 4☆مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند، صفحہ 3☆مطبوعہ ادارہ العزیز گوجرانوالہ، صفحہ 41)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

غزالی زمان رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے اس کے معنی منقول متواتر آخر النبیین ہی ہیں جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنیٰ منقول متواتر کا منکر ہے"۔

(مقالاتِ کاظمی، جلد 2 صفحہ نمبر 290)

عقیدہ وہابیہ:۔

یہی مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی مزید لکھتا ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔

(تحذیر الناس، صفحہ 34☆ مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند، صفحہ 25)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

غزالی زمان رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیداہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرض محال دوسرا الٰہ پایا جائے تواللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

(مقالاتِ کاظمی جلد 2 صفحہ 290)

عقیدہ وہابیہ:۔

دیو بندی مذہب کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگردِ رشید اور خلیفہ مولوی حسین علی بھچرانوی نے مبشرات کے تحت لکھتا ہے۔

"رائیت ان رسول اللہ ﷺ عانقی و ذہب بی فی معانقتہ علی الصراط پل صراط۔۔۔۔ درائیت انہ یَسقُطُ فامسکتہ واعصمتہ عن السقوط"۔

(تفسیر بلغتہ الحیران، صفحہ 8)

(ترجمہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معانقہ دوزخ کے پلصراط پر لے گئے۔۔۔۔میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ گررہے ہیں تو میں نے آپ کو تھام کر گرنے سے بچایا۔

(برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ 548)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

غزالی زمان رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالتمآب ﷺ کو خواب میں دیکھ کر حضور (ﷺ) کے علاوہ دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی جس نے حضور (ﷺ) کو دیکھااس نے لاریب حضور (ﷺ) کو دیکھا۔ ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذاللہ) میں نے حضور (ﷺ) کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور (ﷺ) کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہِ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

(مقالاتِ کاظمی جلد 2 صفحہ 292)

عقیدہ وہابیہ:۔

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل قتیل دہلوی لکھتا ہے۔

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 63، مطبوعہ برقی پریس دہلی ☆ مطبوعہ ریاض سعودی عرب، صفحہ 105 ☆ مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ یوپی، صفحہ 59 ☆ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، صفحہ 51 ☆ مطبوعہ حسن ابدال، صفحہ 55 ☆ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان، صفحہ 70 ☆ مطبوعہ مکتبہ ندویہ لکھنؤ، صفحہ 89 ☆ مطبوعہ مکتبہ خلیل لاہور، صفحہ 89 ☆ مطبوعہ مکتبۃ السّلفیہ لاہور، صفحہ 68)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

۔۔۔۔۔حضور ﷺ کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں۔ شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام شرعیہ اور ادلّہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے جن سے حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

(مقالاتِ کاظمی، جلد 2 صفحہ 299)

عقیدہ وہابیہ:۔

"ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 30 ☆مطبوعہ کراچی 1987ء، صفحہ 30☆مطبوعہ سہارنپور، صفحہ 26)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔

(جاء الحق، حصہ اوّل صفحہ 420)

عقیدہ وہابیہ:۔

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی جانے بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔

(تحذیر الناس، صفحہ 7☆مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند، صفحہ 5☆مطبوعہ ادارہ العزیز گوجرانوالہ، صفحہ 47)

عقیدہ اہل سنت وجماعت:۔

کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

(جاء الحق، حصہ اوّل، صفحہ 419)

یہ چند عبارات پیش کردیں ہیں جس سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ عبارات کتنی شدید ترین گستاخی پر مشتمل ہیں۔ اگر موقع ملا تو انشائاللہ ان کی گستاخیوں کی تفصیل پیش کروں گا۔ اب اُن علماءِ کرام کی عبارات پیش کرتا ہوں جنھوں نے شانِ رسالت میں ادنٰی سی بھی گستاخی کرنے والوں کے متعلق کیا فتویٰ دیا ہے ملاحظہ کیجیۓ۔
حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں۔
"ابن سحنون نے فرمایاہے کہ اگر کسی موحد نے بارگاہِ رسالت میں گستاخی کی اور اس نے اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار بھی کر لیا جب بھی اس کو سزائے قتل دی جائے گی اور اس کی توبہ اس کو سزا سے نہیں بچا سکتی"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 436)

اور مزید لکھتے ہیں۔
"اگر کوئی شخص سید عالم ﷺ کی نبوت کا بھی معترف ہو مگر یہ کہتا ہو کہ نعوذ باللہ آپ (ﷺ) کا رنگ سیاہ تھا یا حضور (ﷺ) کی وفات ریش مبارک نکلنے سے پہلے ہو گئی تھی یا حضور علیہ السلام کی ذات اقدس نہیں جو شہر مکہ علاقہ حجاز میں متّولد ہوئے تھے یا حضور (ﷺ) کا تعلق قبیلہ قریش سے نہ تھا ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے

اور دلیل کفریہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ایسے الفاظ سے تعریف و توصیف کرنا جو حضور علیہ السلام کے معروف و مشہور اوصاف کے خلاف ہو کفر ہے کیونکہ اس طرح اس نے آپ (ﷺ) کی تکذیب کی اور آپ (ﷺ) کے اوصاف مشہورہ کا انکار کیا"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 458)

اور عبارات ملاحظہ کیجئے۔

"۔۔۔۔جس نے تمام انبیاء یا ایک نبی کی توہین اور تنقیص کی اس سے توبہ نہ لی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 482)

"امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے اصحاب رحمھم اللہ نے فرمایا ہے کہ جس نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کی بھی تکذیب کی یا کسی کی تنقیص کی یا اس نے برات کا اظہار کیا وہ مرتد ہے"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 483)

"محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ شاتم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا انکی ذات میں نقص تلاش کرنے والا کافر اور اسپر عذاب الٰہی کی وعید وارد ہے اور امت مسلمہ کو یہ حکم ہے کہ یہ شخص واجب القتل بھی ہے اور پر اکتفا نہیں بلکہ ایسے دریدہ دہن اور گستاخ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 374)

"ابن عتاب نے فرمایا کہ کتاب و سنت سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے شخص کو قتل کرنا واجب ہے جو حضور علیہ السلام کو اذیت دے یا حضور علیہ السلام کی

شان میں گستاخی کرے یا آپ (ﷺ) کی شان گھٹانے کی کوشش کرے خواہ اس کا یہ فعل عریضاً یا تصریحاً زیادہ یا وہ گوئی کرے یا کم"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 379)

"اگر کوئی شخص بلا قصد و ارادہ ایسے الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ نہ تو تنقیص کا تھا اور نہ عیب جوئی کا۔ بلکہ ان الفاظ سے معاذاللہ لعنت سب و شتم کذب یا کوئی ایسا مفہوم متصور ہوتا ہو جس کی نسبت سرکارِ دو عالم علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی خصوصیات کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے مثلاً اس قائل نے کسی گناہ کبیرہ کی نسبت حضور (ﷺ) کی ذات سے کی یا شانِ نبوت حضور علیہ السلام کے نسب، علم نبوی یا تبلیغ اسلام میں مداہنت یا حضور علیہ السلام کے کلام کی تکذیب اور احادیث متواترہ میں شبہ کیا یا شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے اس کلمہ کو مذمت و منقصت کے طور پر استعمال نہ کیا ہو۔ خواہ جہالت کے سبب سے ہو یا حالت سکر میں بے قابو ہو کر اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ قلّت حفظ یا زباں کی لغزش کی وجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو۔ ان تمام حالات میں ایسے شخص کے لئے بھی وہی حکم ہے۔۔۔یعنی ایسے شخص کو بلا توقف قتل کیا جائے کیونکہ زبان کی لغزش، جہالت یا مذکورہ امور میں سے کسی دوسری وجہ سے انسان کو کفر میں معذور نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ عقل سلیم رکھنے والے کا کوئی عذر اس سلسلہ میں مسموع ہو گا"۔

(کتاب الشفاء مترجم، جلد 2 صفحہ 400)

محقق علی اطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

"امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ کی زمیں کو بے خوشبو کہے اوراس کی ہوا کو ناخوش کہے وہ واجب التعزیر ہے، اس کو قید رکھنا چاہیے اور جب تک خلوص سے توبہ نہ کرے رہانہ کرنا چاہیے"۔

(جذب القلوب، صفحہ 12)

مذکورہ بیان کی روشنی میں آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ علماء نے متفقہ طور پر حضور ﷺ کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ کیا جو گستاخانہ عبارات پیش کی گئی ہیں وہ صریح توہین پر مبنی عبارات نہیں؟۔ کیا ان عبارات کے لکھنے اور ماننے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔ تو جبہ و دستار کے پردے میں تقدس کے اس مینار کو دل میں سجانے کی بجائے زمین بوس کر دیجئے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مولوی ظفر علی خان نے کہا۔

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ طیبہ کی حرمت پر
خُدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمتہ تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

زمانہء فاروقی میں ایک امام ہر رکعت میں ہر نماز میں سورۃ عَبَسَ وَ تَوَلّٰی ہی پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسے کافر قرار دیا اور قتل کرادیا دیکھو تفسیر کبیر وغیرہ۔ اس آیت کریمہ اور ان آیات سے موجودہ توحیدیئے وہابیئے عبرت پکڑیں۔ حضور ﷺ کے احسانات کا انکار کرنے کی نیت سے ہر وقت اللہ اللہ کا ہی نام لیتے ہیں ان کا یہ ہر وقت اللہ اللہ کرنا فریب ہے۔ بیشک ہر نعمت رب تعالیٰ (عزوجل) ہی کی طرف سے ہے مگر ملتی حضور ﷺ کے ہاتھ سے۔ ان ہی کے دم قدم سے آفتیں ٹلتی ہیں۔ رب فرماتا ہے وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔

(تفسیر نعیمی، جلد 5 صفحہ 279)

ایک اور جگہ تفسیر روح البیان کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

صاحب تفسیر روح البیان نے اسی عَبَسَ وَ تَوَلّٰی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک امام ہر نماز میں یہی سورۃ پڑھا کرتا تھا، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خبر ہوئی تو آپ نے امام کو بلا کر قتل کرادیا کیونکہ ہر نماز میں یہ سورہ پڑھنے سے معلوم فرمایا کہ یہ منافق ہے اور اس کے دل میں حضور علیہ السلام سے بغض ہے، اس لئے اس سورۃ ہی کو ہر نماز میں پڑھتا ہے جو بظاہر عتاب معلوم ہوتی ہے۔

اس سے دو مسئلے بخوبی واضح ہوئے، ایک تو یہ کہ قرآن بھی بُری نیت سے پڑھنا کفر ہے، بعض لوگ یہ آیت ہر جگہ پڑھتے پھرتے ہیں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، اگرچہ پڑھتے تو قرآن کی آیت ہیں مگر نیت ہوتی ہے حضور علیہ السلام کی اہانت کی، وہ آیات جن میں حضور علیہ السلام کے درجات بیان کئے گئے ہیں، ان کو ہر جگہ کیوں نہیں پڑھتے۔

حدیث میں خارجیوں کے بارے میں فرمایا کہ ایک قوم ایسی پیدا ہو گی کہ قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے گلے سے نہ اُترے گا یا کہ قرآن ان پر لعنت کرے گا وہ اسی قسم کے لوگ ہیں۔

(شان، حبیب الرّحمٰن ﷺ، صفحہ 212)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ایمان کی بنیاد ہیں اگر ایمان کی اصل کو حرفِ تنقید بنا یا جائے تو پھر صاحبِ ایمان کیونکر ہو سکتا ہے؟ اب اگر کوئی گستاخانہ عبارات لکھنے والے سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے تو یہ اُس کی بد نصیبی ہے۔ اللہ اور رسول (عزوجل و ﷺ) کی محبت ہی باعث نجات ہو گی۔ حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا يَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى الْمَرْءَ لَا يُحِبُّه اِلَّا لِلّٰهِ وَ حَتّٰى اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ، وَ حَتّٰى يَكُوْنُ اللّٰه وَ رَسُوْله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَا هُمَا۔

(صحیح بخاری، جلد 3 صفحہ 386، حدیث 978)

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک آگ میں پھینک دیا جانا اسے کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند نہ ہو۔ اسکے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

افسوس ہماری بد نصیبی کہ آج کتنے ہی مسلمان کہلانے والوں کو اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب سے زیادہ محبوب نہ رہے۔ زندگی میں کتنے ہی مواقع ایسے آتے ہیں جبکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر اُن کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ کوئی دولت سمیٹنے کے جنون میں اس درجہ مبتلا ہے کہ اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام کی پرواہی نہیں کرتا۔ کوئی ذہنی آوارگی میں اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھلائے ہوئے ہے۔ کوئی تفرقہ بازی کی بیماری میں اِتنا مبتلا ہے کہ اپنے علماء کی غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے میں شب وروز کوشاں ہے اور اس کے خلاف اللہ ورسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمودات کی پروا نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں کو باور کرائے گا کہ اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی وہی فرمایا ہے جو ہمارے علماء نے کہا ہے۔ کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو آسمانی وحی کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں۔ خواہ وہ باتیں اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام سے ٹکراتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم کو مانتا ہے اور ان کے خلاف خواہ کوئی لیڈر کہے یا عالم، مولوی کہے یا پیر، اپنا کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جائے۔ بات صرف اُسی کی مانی جائے جو اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم سنائے اور جو اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف کہے اُس کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا خیر خواہ نہ مانا جائے۔ اُسے اپنا اُستاد، پیر، رہنما

اور لیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے۔ اُسے ہرگز قابلِ احترام شمار نہ کیا جائے۔ احترام تو اس کا کرنا چاہیے جو اللہ اور رسول (عزوجل و ﷺ) کی طرف بلاتا ہے جو اللہ اور رسول (عزوجل و ﷺ) سے بغاوت پر اُبھارے وہ قابلِ احترام نہیں قابلِ نفرت ہے۔ مسلمان کا شیوہ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ وہ اللہ (عزوجل) کے لئے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ (عزوجل) تمام مدّعیانِ اسلام کو یہی زاویہء نظر اور طریقہ کار مرحمت فرمائے آمین۔

جو لوگ مسلمانوں میں فتنہ بازی کا دروازہ کھولتے ہیں وہ اُس رسوائے زمانہ ذوالخویصرہ کی معنوی اولاد ہیں جن کے اندر صرف اور صرف توہین نبی اور شانِ رسالت میں گستاخی کا زہر پایا جاتا ہے حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِّنهم بَنِي تَمِيْمٍ ۔ يَارَسُوْلَ اللّٰه اَعْدِلْ۔ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَالَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ اءْذَنْ لِيْ فَلاَ ضْرِبْ عُنُقَه، فَقَالَ لَا اِنَّ لَه، اَصْحَابًا اَحَدُ كُمْ صَلَاتَه، مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَه، مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ الٰى فَصْلِه فَلاَ يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رِصَافِه فَلاَ يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلاَ يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَدِه فَلاَ يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفرثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رِجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ اَبُو سَعِيْد اَشْهَدُ لَسَمِعْتُه، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاُشْهِدُ اَنِّيْ كُنْت مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلٰى فَاُتِيَ بِه عَلَى النَّعَتِ الَّذِيْ نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

(صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 429، حدیث 1095)

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ رسول اللہ ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا ؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس کی گردن اُڑادوں ؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر۔ پھر اُس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے۔ وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں اِن کی نشانی یہ ہے کہ اِن میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاشی کی گئی تو اُس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بتائی تھی۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَ هُوَ بِالْیَمَنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذُھَیْبَۃٍ فِیْ تُرْبَتِھَا فَقَسَمَھَا بَیْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ عُیَیْنَۃَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَبَیْنَ عَلْقَمَۃَ بْنِ عُلَاثَۃَ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ کِلَابٍ وَّبَیْنَ زَیْدِ الْخَیْلِ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْھَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَیْشٌ وَّالْاَنْصَارُ فَقَالُوْا یُعْطِیْہِ صَنَادِیْدَ اَھْلِ نَجْدٍ وَّیَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُھُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِیٔ

الْجَبِیْنِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَمَنْ یُّطِیْعُ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ فیاْ مِنِّی عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَہٗ اُرَاہُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ فَمَنَعَہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہ وَسَلَّم اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَ ھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ916، حدیث 2282)

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُسے اقرع بن حابس حنظلی، جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عینیہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی جو بنی نبہان سے تھا۔ اِن چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اِس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو اُن کے دلوں کو مانوس کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد ! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اُس کی نافرمانی کرتا ہوں۔ حالانکہ اُس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اُس کے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہو گی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے

نہیں اُترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں اُنھیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح اُنھیں قتل کردوں۔ (اللہ تعالیٰ اس بدبخت فرقے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین)۔

ایک اور حدیث میں اُس گروہ کی خاص نشانی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

قِیۡلَ مَاسِیۡمَاھُمۡ قَالَ سِیۡمَاھُمۡ التَّحۡلِیۡقُ اَوۡ قَالَ التَّسۡبِیۡدُ۔

(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ 976، حدیث 2407)

دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیا ہے ؟ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا۔

فَاَیۡنَمَا لَقِیۡتُمُوۡ ھُمۡ فَاِ قۡتُلوۡ ھُمۡ فَاِنَّ فِیۡ قَتَلِھِمۡ اَجۡرً الِّمَنۡ قَتَلَھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ۔

(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ 710، حدیث1821)

پس تم انہیں جہاں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے۔

وَعَنۡ شَرِیۡكِ بۡنِ شِھَابٍ قَالَ کُنۡتُ اَ تَمَنّٰی اَنۡ اَلۡقٰی رَجُلاً مِّنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَسۡئَلُهٗ عَنِ الۡخَوَارِجِ فَلَقِیۡتُ اَبَا بَرۡزَةَ فِیۡ یَوۡمِ عَیۡدٍ فِیۡ

نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنَيَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَآءَهٗ شَيْءًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ مَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مَنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُ هُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْ هُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْفَةِ(رواه النسآئی)

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، صفحہ 165 حدیث 3396)

(ترجمہ) شریک بن شہاب کا بیان ہے کہ میری یہ تمنّا تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ملوں اور اُن سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ پس مجھے عید کے روز اپنے چند ساتھیوں سمیت حضرت برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں اُن کے حضور عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوارج کا ذکر فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا۔ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے کانوں کے ساتھ سنا اور حضور (ﷺ) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو آپ (ﷺ) اُسے تقسیم فرمانے لگے تو اپنے دائیں والے کو دیا۔ اپنے بائیں والے کو دیا اور اپنے پیچھے والے کو کچھ نہ دیا۔ آپ (ﷺ) کے پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے محمد آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں

کیا۔ وہ آدمی کالے رنگ کا اور بکھرے ہوئے بالوں والا تھا۔ اُس نے دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی ناراض ہوئے اور فرمایا۔ خُدا کی قسم ! تم میرے بعد کسی شخص کو نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی گویا یہ شخص اُن میں سے ہے، وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے۔ وہ برابر نکلتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہو گی۔ جب تم اُنھیں ملو تو جان لو کہ وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہ گستاخ راس الخوارج ذوالخویصرہ تھا اس کا نام حرصوق بن زہیر تھا یہ نجد کا باشندہ آل سعود کا ہم قبیلہ بنی تمیم کا فرد نجدی تمیمی تھا نہروان میں مارا گیا جس کے مقتولین کے بارے میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بدترین خلق ہوں گے مگر افسوس ہے کہ دیوبندی اسے صحابی مانتے ہیں۔

(نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد6، صفحہ 353)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

۔۔۔حضور اقدس (ﷺ) کے کسی فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور آپ (ﷺ) پر ظلم کا اتہام لگانا کفر ہے۔۔۔ خوارج کی پہچان سر منڈانا ارشاد فرمائی۔۔۔ دنیا میں فسار پھیلاتے ہی رہیں گے یہ کبھی فنا نہ ہوں گے اور ان کی فساد انگیزی ختم نہ ہو گی۔۔۔ یہ ہمیشہ مسلمانوں سے لڑتے رہیں گے اور کفار ومشرکین کے

ساتھی رہیں گے۔ حتی کہ جب دجال نکلے گا تو اُس کے ساتھی اور حمائتی یہ ہی لوگ ہونگے۔

حضور ﷺ کی یہ پیشنگوئی اب تک ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہابیوں کے حملے ہمیشہ مسلمانوں پر ہوئے۔ اور کانگریس کے حمائتی ہندوؤں کے دوست ہمیشہ یہ ہی حضرات رہے۔ نجدیوں نے مسلمانوں بلکہ صحابہ کرام اہل بیت عظام کی قبور ڈھادیں مگر جواہر لال نہرو کو رسول السلاۃ کا خطاب دیا۔ اُس کی اور گاندھی کی شان میں عربی کتابیں لکھیں چھاپیں اور حرمین طیبین میں درساً پڑھائیں۔۔۔۔

(مرات شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 5، نمبر 374)

ان مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1) پہلی بات یہ کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا۔
2) دوسری بات یہ کہ شانِ رسالت میں توہین و تنقیص کرنے والا واجب قتل ہے۔
3) تیسری بات یہ کہ یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔
4) چوتھی بات یہ کہ قرآن کے بہت پڑھنے والے ہوں گے ، نماز کثرت سے پڑھیں گے ، بہت عبادت گزار ہوں اُن کے مقابلے میں مسلمان اپنی نمازوں کو کمزور سمجھیں گے۔
5) پانچویں بات یہ کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں دین سے خارج فرمایا۔
6) چھٹی بات یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں انھیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کردوں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

7) ساتویں بات یہ کہ ان کی نشانی سر منڈانا بتائی۔

معلوم ہوا کہ گستاخ رسول کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پچھلے صفحات میں جو اہلسنت اور وہابیہ کے عقائد بیان کئے ہیں اُن کو پڑھ کر آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں ، اللہ تعالیٰ عزوجل مدعیان اسلام کو سیدھی راہ پر چلائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی پکی محبت عطا فرمائے۔ اہل محبت کا یہ شیوہ نہیں کہ جس سے محبت رکھے اُسی میں عیب و نقص تلاش کرتا پھرے۔ یہ تو شیطان اور اُس کی ذریت کا کام ہے۔ اللہ جل شانہ شیطان کے مکروفریب سے مسلمانانِ عالم کو اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ نے اِن کے دھوکہ وفریب کی قلعی کھول کے رکھ دی ہے، ملاحظہ کیجئے۔

حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارِكِ نَا یَحْیَ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتَلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکْرِ وَ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الذِّیَابِ۔ الخ

(جامع ترمذی، جلد2، صفحہ 127، حدیث 291)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو دھوکہ و فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگونکو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے. انکی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے ہونگے۔

اس حدیثِ مبارکہ پر علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی مدظلہ العالی حاشیہ میں لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مخبر صادق ﷺ کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حرف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بد قسمتی سے ان ہی میں سے بعض ایسے حکم گو پیدا ہو چکے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ (عزوجل)، رسول کریم ﷺ، صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)، اور صلحاءِ امت (رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہم) کے بارے نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھ چکے ہیں ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر متصادم ہیں (جیسے کچھ عقائد کا ذکر ہو چکا ہے) اور ہر وہ بات جس میں محبوابِ خُدا کی تعظیم واحترام پایا جاتا ہو اسے شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کے صفحہ 707 جلد سوم پر لکھا ہے پڑھئے اور سوچیے، فرماتے ہیں۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ دو تین صدیوں میں جب ملت اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کتنے ہی ممالک پر قبضہ جمالیا اور ہر ایک نے اپنے زیرِ تسلط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو عملاً اسلام سے دور کرنے اور بُرے کاموں کا عادی بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اس منصوبے میں انھیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامانِ تضحیک اور قابلِ نفرت بنا دیا۔۔۔ دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض با اثر علماء کو خرید کر بڑی راز داری کے ساتھ اُن سے مقدّس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگوائیں تاکہ اِن کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ ناقابلِ تسخیر مسلمانوں کی ایمانی قوت ہے نہ کہ مسلمانوں کا سازوسامان۔ یہ اُنھوں نے مسلمانوں کی ایمانی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس

میں بھی انھیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کہلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی دولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے کنوئیں میں جا گرے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے اُن میں کتنے ہی فرقے بن گئے۔ جن کے باعث مسلمان کہلانے والے اب آپس میں دست و گریباں ہیں اور اِن کی علمی و عملی صلاحتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصلی اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہے، جو صحابہ کرام کی جماعت ہے ۔۔۔ساری عملی کاوشیں اُسی جماعت کی ہیں۔ جملہ سلاطین عظام اور غازیانِ اسلام اسی جماعت میں ہوئے۔۔۔۔ سارے مفسرین، محدثین، فقہا و متکلمین اُسی جماعت کے ہیں۔۔۔۔۔ غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اُسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اُسی سے تا قیامت وابستہ رہے گی۔۔۔۔۔ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اُسی اصلی و قدیمی جماعت، مسلمانوں کے سوادِ اعظم و ناجی گروہ کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں اور یوں نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔۔۔۔ کاش ! صاحب بصیرت حضرات اِس المیہ اور ستم ظریفی کو محسوس کر کے ناجی گروہ کو اُس کا مقام دلائے اور مسلمانوں کے ایمانوں کی دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس چکر کے سبب ضائع ہونے سے بچائے۔اس میں مسلمانانِ عالم کا بھلا اور ہم سب کی سعادت دارین کا راز پنہاں ہے۔

یہ نئے نئے اور ٹیپ ٹاپ والے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑاہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صرف ایک بوٹی یا پیشاب کے صرف ایک دو قطرے۔اِس سے ایسے دودھ کے رنگ، بُو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لئے اس کا پینا

حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے۔۔۔ جائے غور ہے کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اُس میں اور خالص دودھ میں ذرا بھی فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا ؟ کیا وہ ایسے دودھ کو اُسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے ؟۔۔۔ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم غور تو کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اِس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سے جماعتیں تھی ؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے منحوس تحفے ہیں جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ ایک اور جگہ یوں احساس دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّلۡمِزُکَ فِی الصَّدَقَاتِ۔ (ترجمہ) اور اُن میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں طعن کرتا ہے (التوبہ، پ10، آیت نمبر 58) اِسی ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی جس نے حضور (ﷺ) سے حدیث (یہ حدیثیں بخاری جلد سوم میں ہیں) 1093 کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث 1824 کے مطابق کہا تھا اِعۡدِلۡ یَا رَسُوۡلَ اللہِ اور حدیث 2282 کے مطابق اُس نے حضور (ﷺ) سے کہا تھا۔ یَا مُحَمَّدُ اِتَّقِ اللہَ۔ یعنی اے محمد ! اللہ سے ڈرو۔۔۔ کتنی بھیانک سوچ تھی اُس کی ! ۔۔۔۔ کیسا ایمان سوز زاویہء نظر تھا اُس کا ! ۔۔۔۔۔ کتنی بے باکانہ گفتگو تھی اُس کی !۔۔۔۔ تعظیم شانِ رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا !۔۔۔۔ ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا ناآشنا تھا ! ۔۔۔۔ جائے غور ہے کہ کلمہ گو ہو کر، مسلمان کہلا کر وہ ایمان کے تقاضے پورے

کر رہا تھا یا کفر کے؟ غلامانِ رسول کے کلیجے ٹھنڈے کر رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخی سے؟ وہ بارگاہِ رسالت کے ادب و احترم کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسّمہ؟ صحابہء کرام اُس کی اِس گفتگو سے خوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہو رہا ہے ---- جس طرح سینے اس روز ذوالخویصرہ کی جسارت اور گستاخی شانِ رسالت پر پھٹے اُسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں-----فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار----اُس وقت چُھپے رہتے تھے اور آج دندنا رہے ہیں----اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں----اُس وقت اُن کا پہلا خفیہ مرکز مسجدِ ضرار تھی جس کی بربادی کے بعد حرورہ میں مرکز قائم ہوا لیکن آج اُن کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے-----بے خبر آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ یہ لوگ اپنے نبی کے نہ صرف بے ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اِتنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟-----ہر ملک میں کیوں اِتنے پھلے پھولے ہیں؟----ہر خطّے اور علاقے میں اہل حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ اہل اسلام کا یہ طبقہ غیر مسلموں کے لئے بڑے کام کی جنس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انھیں سر آنکھوں پر جگہ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے خائف نہیں بلکہ اُن کی ایمانی قوت سے خائف ہیں کیونکہ اِن کی قوتِ ایمانی کے مقابلے پر اُن کی پیش نہیں جاتی۔ اُن کی عددی کثرت اور سازوسامان کی

فراوانی بھی انھیں تباہی اور ذلت سے نہیں بچاتی۔ اس کے بر عکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت نہ رہے تو انھیں کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان معزز نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا تو نام ہے۔ جب رسول پر زبانِ اعتراض کھولی، رسول کی شان کے منکر ہوئے، خُدا نے رسول کو جو مقام دیا اُس کا انکار کر بیٹھے اور رسول کو اپنی مرضی کا مقام تفویض کرنے لگے تو نہ خُدا پر ایمان رہا اور نہ رسول پر۔ اللہ اور رسول سے محبت تو اِس سے منزلوں پیچھے رہ گئی۔ محبت کی زبان تو اعتراض کے لئے کھلتی ہی نہیں۔ اعتراض کے لئے نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے عداوت ہوئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگوں کو رسماً اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنی زبان درازی کو توحید کا تقاضا سمجھتے ہیں اسی نظریہ نے ابلیس کا بیڑا غرق کیا اور اسی کے باعث اُس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا۔ عبادت گزار تو وہ بھی بڑے پائے کا تھا لیکن نبی کی توہین کرنے پر کیا عبادتوں نے اُسے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی تو ایک دفعہ گستاخی کرنے پر ساری عبادتیں گستاخ کے منہ پر پھینک کر ماری جاتی ہیں۔ جو عمر بھر نبی کی گستاخی کو اپنے دین و مذہب کی معجون کا جزوِ اعظم بنائے رکھتے ہیں۔ اُن کی عبادتیں انھیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی؟ کیا وہ بارگاہِ خُداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر پائیں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے اِن لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا تذکرہ کرتے ہوئے اُس وقت کے اہل اسلام یعنی حضرات صحابہء کرام سے فرمایا تھا۔۔۔۔۔" تم اپنی نمازوں کو اِن کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو

گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ اِن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا"

۔۔۔۔یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔اِس میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں یعنی :۔

1) وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

2) اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلاموں ہی کو اصل اسلام منوانے پر ساری توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

3) وہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک وجہ تو یہ ہوگی کہ یہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے خبر مسلمان انھیں دین کے اصلی خیر خواہ جان کر اِن کے ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔اِن کی ترقی اور قوت کی وجہ غیر مسلموں کی حمایت و اعانت ہوگی جس کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فتنہ کی دہلی میں تخم ریزی کی ورنہ یہاں صرف سُنّی حنفی بستے تھے جن کو جملہ بد مذہب بریلوی کہتے ہیں اور ان کےعلاوہ آٹے میں نمک کے برابر شیعہ حضرات تھے۔ باقی جتنے فرقے نظر آرہے ہیں یہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنھیں آج کل پاک و ہند میں بعض لوگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ قیامِ پاکستان سے پہلے ان کے کرتا دھرتا حضرات برٹش گورنمنٹ کو پروردگار مان کر اُس کے حضور میں سر بسجود رہتے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے جان پڑ گئی تو اِن کے اکثر بزرگ برلا او رٹاٹا کی تجوریوں سے بھیک لینے کی خاطر مہاتما گاندھی کے پجاری بن گئے اور تحریک

پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا دیا بلکہ اپنے گاندھی جی مہاراج کی لنگوٹی تک کا زور لگا دی۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنا سارا وزن ہندوؤں کے پلڑے میں ڈال دیا۔ اِن کے صرف دو تین مولوی قیامِ پاکستان کے حامی ہو سکے (تا کہ اگر پاکستان بن جائے تو اس میں یہ نعرہ لگائیں کہ قیام پاکستان تو ہمارے علماء کا مرہون منت ہے جیسے کہ آج دیکھ رہے ہیں) ورنہ باقی سارے کے سارے کانگریس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں اُڑے پھر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

(حاشیہ بخاری شریف، جلد 3 صفحہ نمبر 52)

نوٹ:۔ طرفہ تماشا دیکھئے کہ اب ہر فرقہ اپنے آپ کو اہلسنت کہہ رہا ہے حالانکہ اہلسنت صرف اور صرف بریلوی حضرات ہیں اور بریلوی نام بھی انہیں لوگوں کا بخشا ہوا ہے ورنہ بریلوی حضرات تو شروع ہی سے اپنے آپ کو اہل سنت وجماعت لکھتے اور کہتے چلے آرہے ہیں اور یہی حضرات ہی سلف صالحین کے عقیدے پر کاربند ہیں۔ باقی وہ جماعتیں جو اپنے آپ کو اہلسنت کہتی ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بکرا شیر کی کھال پہن کر کہے کہ میں شیر ہوں میں شیر ہوں۔ کیا وہ شیر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہی حال ان جماعتوں کا ہے۔ (قادری)

مولوی ثناء اللہ امرتسری مدیر "اہل حدیث" نے 1937ء میں لکھتا ہے۔

"امرت سر میں مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) مساوی ہے اسی (80) سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے"۔

(شمع توحید، صفحہ 40)

ایسے لوگ کس منہ سے محبت رسول (ﷺ) کا دعویٰ کر سکتے ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی شانِ رسالت میں گستاخی و توہین کرنا ہے اور مسلمانوں کے اندر تفرقہ

بازی کا منحوس شجر لگانا ہے۔ یہ لوگ توحید توحید کی آڑ لے کر شانِ رسالت میں توہین و تنقیص کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ عمارت اپنی بنیاد پر رکھڑی ہوتی ہے۔ اگر ایمان کی بنیاد میں ہی خامی نکالنے کی کوشش کریں گے تو ایمان کہاں باقی رہا کیونکہ ایمان کی بنیاد تو اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کی محبت ہے۔ حدیث ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیِ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُحِبُّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدِ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہٗ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ716، حدیث1831)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح نا پسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث سے مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اصل چیز تو اللہ ورسول (عزوجل و ﷺ) کی محبت ہے تو ایمان والا ہوگا وہ تو اللہ تعالیٰ کے محبوب کی تعریف و توصیف بیان کریگا اور جو بے ایمان ہوگا وہی خامی کا پہلو تلاش کرے گا۔ کتب احادیث مبارک پڑھ لیجئے پتہ چلے گا کہ انسان تو انسان، شجر و حجر، چرند پرند غرض کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کے رسول ﷺ سے محبت رکھتی ہے بلکہ خود خالقِ کائنات اپنے حبیب سے محبت رکھتا ہے تو وہ

کب چاہے گا کہ کوئی اُس کے محبوب کی شان میں گستاخی کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ عزوجل توفیق دے تو محبت کا چشمہ لگا کر قرآن پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ خود قرآن بھی نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ یہی تو ایمان کی بنیاد اور ایمان کی جان ہیں۔ جان کے بغیر جسم مردہ ہوتا ہے اگر ایمان میں جان پیدا کرنی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت دل میں رکھنی ہوگی۔ اللہ جلِ شانہٗ جملہ مسلمانانِ عالم کو حضور ﷺ کی محبت عطا فرما کر ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ اب جیسی دعوت دی جائے گی اُسی دعوت کے ساتھ قیامت میں کھڑا کیا جائے گا۔ اگر حضور ﷺ سے محبت کی دعوت ہے تو محبت کی دعوت کے ساتھ اور اگر شان رسالت میں توہین و تنقیص کے ساتھ تو حشر بھی اسی دعوت کے ساتھ ہوگا۔ حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ یَّدْعُوْ اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا وُقِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَازِمًا لِدَعْوَتِهٖ مَا دَعَا اِلَیْهِ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلاً۔

(سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ 91، حدیث 214)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی شئے کی جانب بلائے گا قیامت کے روز اسے اس کی دعوت کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی گئی ہو۔

اس حدیث مبارکہ سے اُن لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو ذرا ذرا بات پر تنقیص رسالت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ چاہے وہ توہین و تنقیص کی دعوت زبانی ہو یا تحریری۔ امتی کا کام تو یہی ہے کہ اپنے نبی ﷺ کی تعریف و توصیف، عظمت و بڑائی بیان کرے کہ یہی تو محبت کا تقاضا ہے اللہ پاک جل جلالہٗ مدعیان اسلام کو عقل سلیم عطا فرمائے آمین۔

دوسری حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ اَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهٖ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

(سنن ابوداؤد، جلد3، صفحہ 611، حدیث 1688)

(ترجمہ) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کسی بات پر اتنے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھے جتنے اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ! ایک آدمی دوسرے سے اُس کے نیک کاموں کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ اس حدیث مبارکہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو اللہ کے سارے ہی پیارے بندوں سے محبت رکھنی چاہیے۔ محبت اسی وجہ سے ممکن ہے کہ اُن کے منصب کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک کسی کا عالی منصب ذہن میں نہ سمائے یا اس سے کسی بہت بڑے فائدے کی اُمید نہ ہو اس وقت تک انسان کا ذہن کسی کی محبت پر آمادہ ہی کب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے اپنے مقربین کو بنایا ہی ایسا ہے کہ علیٰ قدرِ مراتب نفع بخش ہیں۔ لہٰذا اپنے فائدے کے لئے اپنی اُخروی زندگی سنوارنے کے لئے ان سے محبت

کرے۔ انہیں اس لئے تسلیم کرے اور اس لئے ان سے محبت رکھے کہ ولی تو نبی نُما ہوتا ہے، ولی کی صفات سے نبی کی صفات کا پتہ لگتا ہے اور نبی کی صفات سے خُدا کی صفات کا ذہن میں تصور سماتا ہے اس لئے پروردگارِ عالم نے فرمایا۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ۔

(التوبہ، پ 11، آیت نمبر 119)

(ترجمہ) اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

ایک اور حدیث مبارکہ کے تحت حاشیہ میں تعظیم و توقیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں مع حدیث ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ اَنْتَ يَا اَبَاذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاَعَادَهَا اَبُوْذَرٍّ فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(سنن ابوداوُد، جلد3، صفحہ 610، حدیث 1687)

(ترجمہ) عبداللہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتافرمایا کہ اے ابو ذر ! تم اُس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں تواللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر نے وہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا حقیقت میں بالواسطہ اللہ تعالیٰ (عزوجل) سے محبت رکھنااور ایمان کی نشانی ہے اسی لئے سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

واللہ لا یوء من حتی اکون احب الیّ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین (بخاری)

خُدا کی قسم وہ مومن نہیں جب تک میں اس کے نزدیک اُسکے والد، اُس کی اولاد اور تمام انسانوں سے پیارا نہ ہوں۔

خود پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر کو جزوِایمان قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خُدا نے اپنا خلیفہء اعظم بنایا ہے۔ جو اس منصب کو تسلیم کرے گا وہ لازمی آپ (ﷺ) سے محبت رکھے گا اور یقیناًسب سے زیادہ حضور (ﷺ) کی تعظیم و توقیر کرے گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا خالق و مالک کا محبوب اور خلیفہء اعظم تسلیم کرے وہ یقیناً آپ (ﷺ) کے ہر حکم کے سامنے گردن جُھکا دے گا۔ اسی لئے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(النساء۔پ 5،آیت نمبر 65)

(ترجمہ) تو اے محبوب ! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رو کاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

جوانکے فیصلے کو تسلیم نہ کرے یا اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا جانبداری کا تصور بھی ذہن میں لائے تو وہ صاحب ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان تو نام ہے اُن کے اس منصب کو تسلیم کرنے کا جو خُدا نے انہیں مرحمت فرمایا ہے اور گویا وہ خُدا کے اس فیصلے ہی کے منکر ہے۔ جیسے صنعت کی تعریف بالواسطہ صانع کی تعریف ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ (عزوجل) سے بالواسطہ محبت رکھنے کی علامت ہے۔ اپنی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

(البقرہ،پ2،آیت نمبر165)

(ترجمہ) اور ایمان والوں کو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے

لہٰذا جس کو اللہ (عزوجل) سے محبت ہو گی وہ علیٰ قدرِ مراتب اللہ (عزوجل) کے پیاروں سے بھی محبت رکھے گا کیونکہ ہم کو اُن سے محبت ہے اور جس کو اللہ رب العزت (جل جلالہ) سے محبت ہو گی وہ اللہ (عزوجل) کے دشمنوں یعنی کافروں مشرکوں سے دلی نفرت کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ (عزوجل) کو ان سے نفرت ہے۔ یہی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ ہے چونکہ یہ محبت و عداوت سب حکمِ الٰہی اور منشائے ایزدی کے تحت ہے لہٰذا ایسا کرنے والا خُدا سے سچی محبت کرتا ہے لیکن جو اللہ اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں سے عداوت اور دلی نفرت نہ رکھے تو اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا دعویٰ کرنے میں جھوٹا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شرک شرک اور بدعت بدعت کی رٹ لگانے والوں کے لئے مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کے حاشیہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے آپ بھی پڑھیے لکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ انوار التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو پھیلانے اور شرک کو پوری دنیا سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے ایک کا نام تھا مولانا شرک پھوڑ اور دوسرے کا مولانا بدعت توڑ صاحب کے نام سے موسوم تھے، گفتگو کے دوران مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے۔

بھائی بدعت توڑ صاحب ! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ دوں۔ یار کیا کہوں ! بعض احادیث پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جن کو ہم پوری امت محمدیہ میں سے بہترین اور مثالی مسلمان شمار کرتے ہیں انھیں ہو کیا گیا تھا ؟ یعنی صحابہء کرام کو۔ پورا قرآن کریم پڑھ جایئے۔ اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اُن بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میرا آخری رسول تھوکے تو تم اُسے حاصل کر کے اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کریں تو مستعمل پانی کے قطروں کے حاصل کرنے کی خاطر ایڑی چوٹی کا زور لگا دینا۔ اگر نہ مل سکے تو جس جگہ مستعمل پانی گرا ہو وہاں کی گیلی مٹی کو لے کر اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ اگر وہ حجامت بنوائیں تو ایک ایک بال کے لیے ایسے سر توڑ کوشش کرنا کہ دیکھنے والے یہی محسوس کریں کہ گویا یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک بال بھی مل جائے تو وہ اُسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھے اور حد درجہ اُس کا احترام کرے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نماز بھی اُسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے تھے۔ لطف تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے بھی ایسا کرنے کا اُنھیں حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں

کھنگال ڈالیں لیکن ہمیں تو اُن میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں پھر صحابہء کرام کس کے حکم سے شب و روز ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انھیں اس دھندے سے روکنے والا نہیں تھا۔ بھائی بدعت توڑ ! اگر سچی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جانِ برادر ! حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو صحابہء کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے ؟ زاویہء نظر اُن کا بھی موحدانہ کم اور شرک پسندانہ ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ ہائے افسوس ! جب اُمت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمارت غلط تعمیر نہ ہو گی تو اور کیا ہو گا ؟

اس کے بعد تھوڑی دیر تو انہوں نے اپنے منہ پر سکوت کی مہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قُفل دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ مولانا بدعت توڑ صاحب ! ہو سکتا ہے کہ صحابہء کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام اِس لیے کر رہے ہوں کہ قیامت تک اُن کے عاشقِ رسول ہونے کی شہرت رہے گی اور رہتی دنیا تک اُن کے عاشقِ رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور نے ایسا کرنے سے اُنھیں منع کیوں نہ فرمایا؟ یہ کیوں نہ کہا کہ اے مسلمانو ! جب ایسا کرنے کا پورے قرآن مجید میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا؟ علاوہ بریں خود میں نے بھی تمہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو ؟ ـــــ۔ کیا کہوں مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضور پر بھی بریلی والے مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضور بھی اُس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے ہوں۔ کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں مٹھاس بہت ہے۔۔۔ مولانا بدعت توڑ صاحب نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ صاحب ! بریلوی والا مولوی تو ابھی کل پرسوں پیدا ہوا تھا، وہ

حضور کے زمانے میں کب تھا ؟۔۔۔۔ مولانا شرک پھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کی علمبر داری کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے ہی پھیلائی تھی۔

اِس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے دردناک لہجے میں کہا۔۔۔ اچھا یار سب کچھ جانے دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضور بھی اِس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جارہا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائیوں اور پورے خلوص کے ساتھ ہو رہا تھا، لیکن معلوم نہیں ایسے جملہ مواقع پر خُدا کو کیا ہو گا تھا کہ دوسرے ہزاروں احکام تو نازل کرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے پردے میں جو پوجا پاٹ کا کاروبار کر رہے ہو، اسے بند کر دو۔ ساتھ ہی نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دو۔۔۔ مولانا بدعت توڑ صاحب ! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خُدا خود ہی شرک پسند اور بریلویت کا بانی ہے اور غالباً اسی لیے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو۔۔۔ مولانا شرک پھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم کرنے ہی پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بلند آواز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے

حاشیہ صحیح بخاری، جلد اول، صفحہ 259)

یہ بھی حقیقت ہے کہ اِس امت میں تفرقہ بازی ہو گی حدیث میں ہے۔

حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ حَنۡبَلٍ وَ مُحَمَّدِ بۡنِ یَحۡیٰی قَالَا نَا اَبُو الۡمُغِیۡرَۃِ نَا صَفۡوَانُ ح وَ نَا عَمۡرُو بۡنُ عُثۡمَانَ حَدَّثَنَا بَقِیَّۃُ حَدَّثَنِیۡ صَفۡوَانُ نَحۡوَہٗ حَدَّثَنِیۡ اَزۡهَرُ بۡنُ عَبۡدِاللّٰہِ الۡحَرَازِیُّ عَنۡ اَبِیۡ عَامِرِ الۡهَوۡزَنِیِّ عَنۡ مُعَاوِیَہَ بۡنِ اَبِیۡ سُفۡیَانَ اَنَّہٗ قَامَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمِ قَامَ فِیۡنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنۡ قَبۡلَکُمۡ مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتَابِ افۡتَرَقُوۡا عَلٰی ثِنۡتَیۡنِ و سَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً وَاِنَّ هٰذِہِ الۡمِلَّۃَ سَتَفۡتَرِقُ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبۡعِیۡنَ ثِنۡتَانِ وَسَبۡعُوۡنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ فِی الۡجَنَّۃِ وَهِیَ الۡجَمَاعَۃُ زَادَ بۡنُ یَحۡیٰ وَ عَمۡرٌ وَ فِیۡ حَدِیۡثِهِمَا فَاِنَّہٗ سَیَخۡرُجُ فِیۡ اُمَّتِیۡ اَقۡوَامٌ تَجَارٰی بِهِمۡ تِلۡكَ الۡاَهۡوَآءِ کَمَا یَتَجَارَی الۡکَلۡبُ لِصَاحِبِہٖ وَقَالَ عَمۡرٌ والۡکَلۡبُ لِصَاحِبِہٖ لَا یَبۡقٰی مِنۡہُ عِرۡقٌ وَلَا مِفۡصَلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ۔

(سنن ابوداؤد، جلد3، صفحہ428، حدیث1173)

(ترجمہ) احمد بن حنبل اور محمد بن یحیٰی، ابوالمغیرہ ، صفوان۔۔۔۔۔۔۔عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبداللہ حرازی، ابو عامر ہوذنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالے عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحیٰی اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا:۔ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی اُن میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن

عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اُس سے نہیں بچتا۔

اس حدیث مبارکہ کے حاشیہ پر مولانا عبدالحکیم علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

سنت یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اُسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور فرقہِ باطلہ کے منظر عام پر آنے کے وقت اُس نے اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم و مشتہر کیا۔ اِس جماعت سے نکلنا اور اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اِس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے، اہلسنت و جماعت کے سوا جتنے فرقے بنے وہ سب بدعتی، گمراہ اور بدمذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا دینی، علمی اور قلمی سرمایہ ہے وہ سارے کا سارا اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن و حدیث اور اِن سے متعلقہ تمام علمی سرمائے کو یہی حضرات چودہ سو سال سے یہاں تک لے آئے ہیں۔ دیگر فرقوں میں اکثر مر کھپ گئے۔ بعض نئے جو پیدا ہوئے وہ بھی یکے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک جانے والا وہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سوادِ اعظم اور ناجی گروہ ہے۔ سر زمین پاک و ہند میں اہلسنت و جماعت کے سوا بعض جن فرقوں کی چہل پہل اور چلت پھرت نظر آ رہی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کوشاں نظر آ رہے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے اِن تمام فرقوں کا روئے زمین پر کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ یہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو تحفے دیئے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین و ایمان پر دن دھاڑے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی 1052ھ/1642ء) نے لکھا ہے۔(صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں)

اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے، یہی راہِ راست اور خُدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر اور اُس کا مذہب برحق ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعویٰ کافی نہیں ہوتا۔ دلیل چاہیے جبکہ اہلسنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اِن کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے۔ جبکہ یہاں صرف عقل کافی نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور اُن کے بعد والے تمام بزرگ اِسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔ مذہب اور ارشادات اکابر میں بدعت اور من مانی کاروائی کی ملاوٹ صدرِ اوّل کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان راستوں سے بری تھے۔ جاری ہونے کے بعد ان فرقوں نے اُن بزرگوں سے صحبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابلِ اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہبِ اربعہ کے آئمہ مجتہدین اِسی جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء اُن کے طبقے میں ہیں سب اِسی مذہب پر تھے۔ اور اشاعرہ و ماتریدیہ کے اُصول و کلام کے امام ہیں۔ انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اُسے ثابت کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اُسے موّکد کیا۔اِسی لیے تو اس جماعت کا نام اہل سنت و جماعت ہوا اگرچہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن اِن کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور اِن حضرات کا طریقہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصوص کو اُن کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔(اشعۃ اللمعات جلد اوّل، ص 140-141)

اپنے دور میں سرمایہء ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے بزرگ یعنی امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی 1034ھ/1624ء) نے مسلمانوں کے تہتر میں ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔(صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں)

نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اِس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔
(مکتوبات، دفتر اوّل، مکتوب، 49)

اس حدیث شریف کے مطابق آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اِس درجہ رچی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہلسنت و جماعت کو صفحہء ہستی سے مٹانے، اُس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی ذرا زحمت نہیں اُٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گامزن ہیں کہیں وہ جہنم میں تو نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالے ہر مدعئ اسلام کو عقلِ سلیم اور سچی ہدایت دے۔ آمین یا الہ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ و علیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

(حاشیہ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 428 تا 430)

حضور ﷺ کی ہی محبت ایمان کی بنیاد ہے تو جب محبت ہو گی تو ذہین میں تعظیم و توقیر کا جذبہ دل میں موجزن ہو گا۔ اور شانِ رسالت میں توہین و تنقیص کرنے والوں سے دل میں نفرت ہو گی۔ اسی لئے ایک عاشق صادق یعنی امام احمد رضا بریلوی اپنے وصیت نامے میں یوں تلقین کرتے ہوئے محبت رسول ﷺ کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنٰی توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اُس سے جُدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، صفحہ 12)

علامہ اقبال کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مخبر صادق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشنگوئی کے مطابق یہ امت مختلف فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ ہو گا جو جنت میں جائے گا۔ حضور ﷺ سے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیاء عظام سے محبت رکھنے والا ایک ہی فرقہ آپکو ملے گا اور وہ اہلسنت و جماعت ہے جس کو لوگ عرف عام میں بریلوی کہتے ہیں۔ یقین نہ آئے تو آپ سب فرقوں پر ایک نظر دوڑائیے کہ کوئی فرقہ صحابہ کو مانتا ہے تو اہل بیت کو نہیں مانتا، اگر اہل بیت کو مانتا ہے تو صحابہ کو نہیں مانتا، کوئی صحابہ کرام کی شان میں گستاخی

کرتا ہے کوئی اہل بیت کی شان میں، کوئی اولیاء اللہ کی شان میں بکواس کرتا ہے تو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں یزید پلید کو امیر المومنین کہہ رہا ہے غرض کہ کسی نہ کسی طریقے سے گستاخیوں پر کمر باندھ رکھی ہے اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم دین کا کام کر رہے ہیں۔ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں اُسی نبی میں عیب تلاش کرتے ہیں کوئی حضور ﷺ کے علم غیب پر تنقید کر رہا ہے کوئی آپ ﷺ کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے تو کوئی حیات کا قائل نہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں نے عجب تماشا لگا رکھا ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں اُس کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی تاکہ ایمان کو جلا ہو اور ایمان کو جلا کیوں نہ ہو کہ حضور ﷺ تو ایمان کی ہیں ہی بنیاد۔ کیا خوب فرمایا کسی صاحب نظر نے کہ۔

بعد از خُدا بزرگ توئیُ قصہ مختصر

معلوم ہوا کہ صرف ایک ہی فرقہ اہل سنت والجماعت ہے جو حضور ﷺ کی تعریف و توصیف میں قلبی سکون پاتا ہے جو صحابہ کرام، تابعین کرام کو، تبع تابعین کو، فقہ کے چاروں اماموں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی، سلاسل کے سلسلوں کو، جب ان حضرات نے حضور ﷺ سے محبت کی تو یہ لوگ مسلمانوں کے سر کے تاج بن گئے جن پر زمین و آسمان کو ناز ہے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ، صدیق، عتیق بنے تو حضور ﷺ کی محبت کرنے کی وجہ سے، عمر رضی اللہ تعالی عنہ، فاروق اعظم بنے تو حضور ﷺ کی محبت کرنے کی وجہ سے، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ، غنی اور ذوالنورین بنے تو حضور ﷺ کی محبت کرنے کی وجہ سے، علی رضی اللہ تعالی عنہ، شیر خُدا بنے تو حضور ﷺ کی محبت کرنے کی وجہ سے، غرض کہ جتنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ بنے ہیں تو حضور

ﷺ کی محبت کرنے کی وجہ سے۔ کیونکہ یہ حضرات جانتے تھے کہ حضور علیہ السلام تو ایمان کی بنیاد ہیں، ایمان کی جان ہیں تو یہی ان حضرات کی محبت کا ورثہ صرف اہلسنت و جماعت میں پایا جاتا ہے۔ یہ بھی حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو عقیدہ مذکورہ بالا حضرات کا ہے وہی عقیدہ الحمد اللہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ان سب حضرات کی تعظیم و توقیر کرنے کی توفیق عطافرمائے اور ذہن کو عیب جوئی، بہتان طرازی، شکوک و شبہات، توہین و تنقیص سے پاک و صاف فرمائے اور عقل والوں کے لئے اس میں محبت کی نشانیاں پیدا فرمائے۔ آمین۔ اور شیطانی عقل سے اور اس کے بہکاوے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔

(ترجمہ) تو عبرت لو اے نگاہ والو!

کتابیات

نمبر شمار	نام کتب، مصنف، ناشر مطبع، اشاعت
1	قرآن مجید، ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
2	تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان ن، عیمی مکتبہ اسلامیہ لاہور
3	بخاری شریف، مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال لاہور
4	ابن ماجہ شریف، مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال لاہور
5	ابوداؤد شریف، مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، رومی پبلی کیشنز لاہور
6	مشکوٰۃ شریف، مترجم مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال لاہور
7	جامع ترمذی، شریف مترجم علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی، فرید بک اسٹال لاہور
8	مراۃ المناجیع شرح مشکوٰۃ، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ، گجرات
9	نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، مفتی شریف الحق امجدی، برکاتی پبلشرز، کراچی
10	کتاب الشفاء مترجم، قاضی عیاض مالکی، مکتبہ نبویہ گنج بخش، لاہور
11	مدارج النبوت مترجم، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
12	جذب القلوب مترجم، شیخ عبدالحق محدث دھلوی، مکتبہ الجدید، کراچی
13	احیاء العلوم مترجم، امام غزالی، شبیر برادرز، لاہور
14	جاء الحق، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ، گجرات
15	شان حبیب الرحمٰن ﷺ، مفتی احمد یار خان نعیمی، ازھر بک ڈپو، کراچی
16	برطانوی مظالم کی کہانی، مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال، لاہور
17	امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، مولانا یٰسین اختر مصباحی، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا، کراچی
18	مقالات کاظمی، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی، برکاتی پبلشرز، کراچی

نمبر شمار	نام کتب، مصنف، ناشر
19	عقائد اہلسنت، علامہ مشتاق احمد نظامی، مکتبہ ضیائیہ، رواپنڈی
20	وصایا شریف امام احمد رضا بریلوی پرو گریسو بکس لاہور
21	تحذیر الناس مولوی محمد قاسم نانوتوی دارالاشاعت کراچی ☆تحذیر الناس مولوی محمد قاسم نانوتوی، کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور ☆تحذیر الناس مولوی محمد قاسم نانوتوی،ادارہ العزیز، گوجرانوالہ، مطبع: سہیل پرنٹرز بلال گنج لاہور،اشاعت: جنوری 2001ء
22	براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دارالاشاعت کراچی ☆براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دارالاشاعت کراچی،اشاعت 1987ء ☆براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی،تاجر کتب دینیات و مدرس مظاہر العلوم، سہارنپور
23	صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ادارہ نشریات اسلام لاہور ☆صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی، دارالکتاب دیوبند، یوپی ☆صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی،اسلامی اکیڈمی،اُردو بازار،لاہور ☆صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ادارہ الرشید، دیوبند ضلع سہارنپور
24	فتاویٰ رشیدیہ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی کارخانہ اسلامی کتب کراچی ☆فتاویٰ رشیدیہ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی، مکتبہ رحمانیہ،اُردو بازار لاہور ☆فتاویٰ رشیدیہ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی، دارالاشاعت،اُردو بازار کراچی
25	تالیفات رشیدیہ،ادارہ اسلامیات،لاہور، مطبع: ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور: اشاعت 1412ھ/1992ء

نمبر شمار	نام کتب، مصنف، ناشر مطبع، اشاعت
26	حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان ☆حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی، دارالکتاب دیوبند، یوپی ☆حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی
27	تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، برقی پریس دہلی، اشاعت: محرم الحرام 1356ھ/اپریل 1937ء ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، نظر ثانی مشتاق کریمی، مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض، سعودی عرب ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار، مئوناتھ بھنجن، یوپی ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، مکتبہ صدیقیہ، حسن ابدال ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور، مطبع: طفیل آرٹ پریس لاہور، ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، مکتبہ خلیل، اُردو بازار، لاہور ☆ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء لکھنؤ، الہند، طباعت: پاریکھ آفسیٹ پرنٹنگ پریس

غیر مطبوعہ کتب

- ایک حدیث تین باتیں
- ایک حدیث ایک بات تین تاکید
- درود شریف
- حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- پیدائش مولیٰ کی دھوم
- میلاد قرآن وحدیث کی روشنی میں
- میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
- بے مثل ولازوال محبت
- شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
- عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
- ایمان کی بنیاد
- اصلی چہرے
- انگریز کے ایجنٹ کون؟
- ننگے سر نماز
- پاکستان کے مخالف علماء
- حکیم الامت کی فحش باتیں
- زمین ساکن ہے
- بے ادبیاں اور گستاخیاں
- راہ ہدایت
- کیا جہاد قسطنطنیہ میں یزید شریک تھا؟
- نماز کی باتیں
- باطل اپنے آئینے میں
- تحریک پاکستان اور معارف رضا
- وہابی جہاد کی حقیقت
- وسیلہ کا ثبوت
- علماء دیوبند کا دوغلہ پن
- دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
- حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
- جہاد یا فساد
- خوابوں کی کہانی
- ایک چہرہ دوروپ
- مشابہت
- تقویۃ الایمان کا جائزہ
- مودودیت کیا ہے؟
- شب برات ایک عظیم رات